REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ | ۶ اخاء ۱۳۳۹ ہش | ۶ اکتوبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۳۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۵ اکتوبر بوقت ۹ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم شیخ عبدالواحد صاحب اور مکرم مبارک احمد صاحب ساقی بغرض اعلائے کلمۂ اسلام ۶ اکتوبر کو روانہ ہو رہے ہیں

ربوہ ۵ اکتوبر۔ مکرم شیخ عبدالواحد صاحب فاضل سابق مبلغ چین و ایران اور مکرم مبارک احمد صاحب ساقی سابق مبلغ برائے مغربی افریقہ مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۶۰ء بروز جمعرات بذریعہ خیبر میل اعلائے کلمۃ الحق کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ ہر دو مجاہد بھائی تیسری مرتبہ خدمت دین کے لئے ممالک غیر میں جا رہے ہیں۔ احباب ان مجاہدین کے بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے دعا کریں۔ اور وقت مقررہ پر اسٹیشن پر تشریف لا کر اپنے مجاہد بھائیوں کو الوداع کہیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

کابل کی حکومت پاکستان کی سرحد پر گڑبڑ پھیلانے کے لئے حملہ آور پارٹیاں منظم کر رہی ہے

قندھار کی افغان فوج کو ہر آن تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا۔ قبائلیوں نے پچاس افغان ایجنٹوں کو گرفتار کر لیا

پشاور ۵ اکتوبر۔ سرحد کے اُس پار سے جو اطلاعات یہاں پہنچی ہیں۔ ان کی رو سے کابل کی حکومت پاکستان کی سرحد پر گڑبڑ پھیلانے کے لئے سابق فوجیوں کی ٹولیاں منظم کر رہی ہے۔ ریزرو فوج کے سپاہیوں کو کابل میں جمع کیا جا رہا ہے۔ جہاں انہیں ہتھیار گولہ بارود اور قبائلی لباس مہیا کیا جا رہا ہے یہ سب تیاریاں اسی لئے کی جا رہی ہیں تاکہ انہیں پوری طرح مسلح کر کے گڑبڑ پھیلانے کی غرض سے سرحد کی طرف روانہ کر دیا جائے۔ ان اطلاعات کے مطابق قندھار کے سرحدی علاقے کو ہی گڑبڑ پھیلانے کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ اور اس غرض کے پیش نظر قندھار میں مقیم افغان فوج کو ہر آن تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے یہ اطلاع بھی موصول ہوئی ہے کہ باجوڑ کی شکست کے نتیجہ میں جلال آباد کے گورنر مسٹر فاروق پر نزلہ گرا ہے۔ اور افغان وزیر اعظم سردار داؤد نے انہیں سرحد پر فوجی کارروائیوں کی کمان سے سبکدوش کر دیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ سردار داؤد نے اب سرحدی علاقوں کی کمان جنرل خان محمد کو سونپ دی ہے۔ جو پہلے ہی کابل سے وہاں پہنچ گئے ہیں۔ افغانستان کے پختونوں نے اپنے پاکستانی بھائیوں پر حکومت کابل کے ناروا حملوں کے خلاف شدید غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ ان کی طرف سے اپنے علاقے میں لوٹ مار کے متعدد واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کابل اور دو نائی پوسٹ کے درمیان ٹیلیفون لائن بھی کاٹ دی ہے۔ جس کی وجہ سے اس علاقے میں مواصلات کا یہ سلسلہ بالکل درہم برہم ہو گیا ہے۔— کل بعض آفریدی قبائلیوں نے خیبر ایجنسی کے علاقہ میں پچاس افغان ایجنٹوں کو گرفتار کر لیا۔ وہ باجوڑ کی طرف جانے کی کوشش کر رہے تھے پاکستانی قبائلیوں نے ان ایجنٹوں کو پولیٹیکل ایجنٹ کے حوالے کر دیا ہے۔

پاکستان اور یوگوسلاویہ کے اقتصادی تعلقات پر تبادلۂ خیالات

جناب ذوالفقار علی بھٹو کی مارشل ٹیٹو اور شاہ حسین سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں

اقوام متحدہ ۵ اکتوبر۔ جنرل اسمبلی میں پاکستانی وفد کے قائد جناب ذوالفقار علی بھٹو نے کل سہ پہر یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو اور اردن کے شاہ حسین سے الگ الگ ملاقات کی مارشل ٹیٹو سے اُن کی ملاقات چالیس منٹ تک جاری رہی۔ گفتگو کا موضوع پاکستان اور یوگوسلاویہ کے اقتصادی تعلقات کو اور زیادہ مضبوط بنانا تھا۔ نومبر میں صدر ایوب کے دورۂ یوگوسلاویہ اور مارشل ٹیٹو کے جوابی دورۂ پاکستان کا معاملہ بھی زیر غور آیا۔ شاہ حسین سے ملاقات کے دوران جناب بھٹو نے ان سے مشرق وسطیٰ کے مسائل پر تبادلۂ خیالات کیا۔

— راولپنڈی ۴ اکتوبر۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کل سہ پہر اپنے وائیکاؤنٹ طیارہ سے کراچی سے راولپنڈی واپس پہنچ گئے۔

محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی علالت

ربوہ ۵ اکتوبر۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی طبیعت کل دن بھر سانس کی تکلیف کی وجہ سے بہت خراب رہی۔ بخار بھی ۱۰۲ تک ہو گیا۔ رات نیند بھی نہیں آ سکی۔ نیند کی دوائی دینے کے باوجود بے چینی رہی۔ آج صبح بھی ٹمپریچر ۹۹ ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائے صحت فرمائیں۔

— واشنگٹن ۵ اکتوبر۔ مسٹر ہُوور امریکہ کے معمر ترین صدر ہیں۔ کل دو بجے بعد دوپہر ان کی عمر ۸۶ سال گیارہ دن تھی۔

قافلۂ قادیان کے متعلق ضروری اعلان

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے اس دفعہ قادیان کا قدیم مذہبی سالانہ اجتماع ۱۶، ۱۷، ۱۸ دسمبر ۱۹۶۰ء کی تاریخوں میں ہوگا۔ اور قافلہ (بشرط منظوری) انشاء اللہ ۱۵ دسمبر کی صبح کو لاہور سے روانہ ہوگا۔ اور ۲۰ دسمبر کی شام کو لاہور واپس آئیگا۔ اس دفعہ دوستوں کی بڑھتی ہوئی خواہش کے پیش نظر کوشش کی جا رہی ہے کہ کم از کم تین سو افراد کا قافلہ منظور ہو جائے۔ احباب کرام اپنے اپنے ضلع کے ذریعہ پاسپورٹ تیار کروانے کی سعی فرمائیں۔ تاکہ قافلہ میں شامل ہو کر اپنے مقدس مقامات کی زیارت اور دعاؤں کے غیر معمولی مواقع سے متمتع ہو سکیں۔ جن جن دوستوں کا پاسپورٹ تیار ہو جائے۔ (یہ پاسپورٹ کم از کم ۲۱ دسمبر ۱۹۶۰ء تک کا ہونا چاہیئے) وہ اپنے اپنے امیر مقامی کے ذریعہ میرے دفتر میں بھی اپنے پاسپورٹ کے نمبر وغیرہ سے اطلاع دیتے جائیں۔ تاکہ انہیں مناسب انتخاب کے بعد قافلہ کی فہرست میں شامل کیا جا سکے۔ جن دوستوں کے پاس پہلے سے پاسپورٹ موجود ہے اور وہ قافلہ کے ساتھ قادیان جانا چاہتے ہوں وہ بھی مطلع فرمائیں۔ اس کے بعد دیگر ضروری کارروائی کی جائے گی۔ قافلہ کی منظوری کے سلسلہ میں حکومت سے خط و کتابت ہو رہی ہے۔ دوست کامیابی کے لئے دعا بھی فرمائیں۔

خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۶۰ء

شانِ عقیدت

ایک جہاد کے موقعہ پر بعض صحابہ کرام رضی بوجوہات شامل نہ ہو سکے واپسی پر آنحضرت نے ان کی باز پرس کی تو اکثر نے کوئی نہ کوئی عذر کر کے معافی حاصل کر لی لیکن ایک صحابی رضی نے جن کا نام ہمیشہ تک تاریخ میں درخشاں رہے گا بتایا کہ وہ بعض کاموں میں مصروف رہے حتّٰی کہ اسلامی لشکر روانہ ہو گیا اور تاخیر ہو جانے کی وجہ سے جہاد میں شامل نہ ہو سکے اس پر آنحضرت صلعم نے آپ کو مقاطعہ کی سزا یہاں تک کہ آپ کے رشتہ دار حتّٰی کہ آپ کی بیوی بھی آپ سے کلام کرنے سے منع کر دی گئی۔

نیک دل اور مخلص صحابی رضی پر اس سے جو مصیبت آئی بیان سے باہر ہے۔ آپ کی بیوی نے آنحضرت صلعم سے آپ کی خدمت کی اجازت حاصل کی۔ اس دوران میں جو حالت صحابی مذکور نے اپنی بیان کی ہے وہ بڑی دردناک ہے لیکن کیا مجال کہ آپ کے اخلاص میں ذرا سا بھی فرق آیا ہو یا آپ کے ماتھے پر بھی بل پڑا ہو۔ آپ جب ایسی تکلیف دہ زندگی گذار رہے تھے کہ آپ سے کوئی کلام نہیں کرتا تھا حتّٰی کہ سلام کا جواب تک نہ ملتا۔ بھلا یہ کس کی مجال تھی کہ آنحضرت صلعم ایک حکم دیں اور اس کی تعمیل نہ ہو۔ الغرض ایسی زندگی تھی کہ کوئی اور ہوتا یا آجکل کا کوئی آزاد منش اور آزاد خیال شخص ہوتا تو نہ معلوم کیا کیا نہ کر گزرتا۔ مگر آنحضرت صلعم کی محبت اس قدر دلنشین ہو چکی تھی کہ تمام دنیا کی نعمتیں اور آرام و آسائش اس کے سامنے ہیچ تھے یہ عالم تھا کہ اسلام کے ایک دشمن رئیس نے آپ کے پاس خط دیکر ایک قاصد بھیجا۔ خط میں لکھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے آپ جیسے سردار کی توہین کی ہے اور آپ سے بڑی بے انصافی کی گئی ہے میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ میرے پاس چلے آئیں۔ آپ کی بڑی توقیر کی جائے گی۔ یہ ایک بہت بڑی آزمائش تھی۔ یہ ایسی ہی بات تھی۔ جس طرح انجیل میں لکھا ہے کہ شیطان نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آزمائش کی تھی۔ مگر منقدر اور قابل عزت صحابی نے خط کو قاصد کے سامنے ہی چولھے کی نذر کر دیا اور وہ اپنا سا منہ لے کر واپس چلا گیا۔

صحابی رضی کا یہ کارنامہ ایسا ہے جس کی نظیر کم ہی مل سکتی ہے۔ اس قدر محبت کا جذبہ شاید کسی نے ہی دکھایا ہو گا۔ یہ محبت خدا اور رسول کی محبت تھی جس نے دنیا کی آسائش کو لات مار دی تھی۔ ع

محبت کی سزا پیارے سزا کیا

آجکل کوئی فیلسوف شاید یہ کہے کہ آنحضرت صلعم نے صحابی کو سخت سزا دی اور کہرام مچا دیا لیکن یہ سزا محبت کی سزا تھی۔ اخلاص کی سزا تھی۔ اس لئے صحابی رضی کی یہ سزا باوجود سخت تکلیف دہ ہونے کے رحمت نظر آتی تھی۔ اس نے دنیا کو لات مار دی۔ واقعی اخلاقی سزا ایسی ہی ہوتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو ایسی پوزیشن میں تھے کہ اگر چاہتے تو دنیاوی سزا بھی دے سکتے تھے۔ جس کی فوراً تعمیل ہو سکتی تھی۔ لیکن آپ جانتے تھے کہ صحابی جو مخلص ہے اس کے لئے روحانی سزا ہی بہت بڑی سزا ہے۔ اگر وہ کھرا سونا ہوا تو اس آزمائش کی بھٹی سے کندن ہو کر نکلے گا۔ لیکن اگر اس کے دل میں کھوٹ ہوا تو وہ دین کو چھوڑ کر دنیا کی آغوش میں جا پڑے گا۔ اور ایسے انسان کی اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کو کوئی ضرورت نہیں جہاں جس کا جی ہے چلا جائے۔ وسیع دنیا اس کے سامنے ہے۔ چنانچہ دنیا نے اس کو ترغیب دینے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی لیکن وہ کھرا سونا ہی ثابت ہوا۔

وہ صحابی گھر میں ہی پڑا رہتا اور زار و زار روتا اور دعائیں کرتا کہ کسی طرح اس کی خطا اللہ تعالےٰ معاف کر دے چنانچہ اس کی زاری آخر رب العزت کے حضور مقبول ہوئی اور ایک صبح دمکتا اس کے کان میں یہ نوید جانفزا لائی کہ آنحضرت صلعم نے اس کو معاف کر دیا ہے وہ دن اس کے لئے نئی زندگی کا دن تھا عظیم عید کا دن تھا۔ اس کا نام آسمان پر مقدس ترین لوگوں کی فہرست میں درج کیا جا چکا تھا وہ اللہ تعالےٰ اور رسول کی نگاہ میں خاص مقام حاصل کر چکا تھا۔ اس نے کسی دوست رشتہ دار کی مدد طلب نہیں کی کوئی سفارش نہیں کرائی اور کوئی فلسفہ نہیں چھانٹا وہ صرف خاموش رہا اور استقامت کا پہاڑ بن کر سزا کو برداشت کرتا رہا۔ نہ کسی نے اس کی خود سفارش کی۔ اور نہ کسی کی بیرونی مدد اس نے چاہی۔ بلکہ اس نے تمام آزمائشوں اور ترغیبوں کو پاؤں سے ٹھکرا دیا۔ اس کے لب صرف شکایات سے بھی آشنا نہیں ہوئے اس نے کسی قسم کی سخن سازیاں اور عذر تراشیاں بھی نہ کیں۔ بلکہ صبر سے اپنے پیارے محبوب کے حکم کو سر آنکھوں پر لیا صرف اس کی فرمانبردار بیوی نے اپنے طور پر آنحضرت صلعم سے اس کی خدمت کی اجازت حاصل کی اور یہ اجازت بھی بعض شرائط سے مشروط تھی۔

ایک دوسرے شخص نے آنحضرت صلعم کے عہد میں زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ آنحضرت صلعم نے اسکو یہ سزا دی کہ اس سے کبھی زکوٰت نہ لی جاتے چنانچہ وہ ہر سال زکوٰۃ لاتا جو قبول نہ کی جاتی وہ بڑا دولتمند ہوتا چلا گیا اور سینکڑوں مویشی اونٹ بھیڑیں اور بکریاں زکوٰۃ لاتا مگر لوٹا دئے جاتے یہاں تک کہ آنحضرت صلعم کے وفات کے بعد خلفائے راشدین کے عہد میں بھی اس سے زکوٰۃ نہ لی گئی وہ روتا چیختا مگر کسی کی جرأت نہ تھی کہ آنحضرت صلعم کے حکم کی خلاف ورزی کرے یہ روحانی سزا تھی کتنی نرم مگر کتنی سخت۔

یہ روحانی سزا تھی۔ آج ایسے بھی مسلمان ہیں جو طرح طرح کے بہانوں سے زکوٰۃ سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اکثر لوگ تو زکوٰۃ کے فریضہ کو بھول ہی چکے ہیں۔ ہزاروں روپیہ ماہوار کماتے ہیں۔ بڑی بڑی جائدادیں بناتے ہیں لاکھوں کے بینک بیلنس موجود ہیں لیکن زکوٰۃ کے نام پر ایک پیسہ بھی نہیں دیتے ہاں نام و نمود کا موقع ہو تو تجوریوں کے مونہہ کھول دیتے ہیں۔ شادیوں اور دوسری تقریبوں کے لئے ہر طرف مال و زر کے چشمے بہا دیتے ہیں۔ مگر زکوٰۃ کا نام سنتے ہی ناک بھوں سکوڑ لیں گے ایسے لوگوں کے لئے زکوٰۃ نہ دینے کی سزا تو دنیاوی نعمت ہے۔ اندھے کو کیا چاہیئے دو آنکھیں بے شک آج شاید ذہنیت بدل چکی ہے۔ اور جس کی ذہنیت بدل چکی ہو وہ روحانی سزا کو کیا سمجھ سکتا ہے۔ وہ تو زیادہ سے زیادہ اس کو ظلم ہی کے نام سے نام زد کریگا اس کی نظر میں وہ سزا جو صحابی کو دی گئی تھی۔ آج کل کی آزاد خیال دنیا کے مطابق بہت بڑا ظلم ہو گا۔ حالانکہ اگر غور کیا جائے کہ جو شخص مخلص نہیں ہے اس کے لئے ایسی سزا کو ظلم کہنا پرلے درجے کی جہالت ہے۔ ایک مخلص کے لئے تو یہ ابتلا عین راحت ہے۔ ایک سچے انسان کے لئے تو یہ بہشتی میوہ ہے البتہ ایک دنیادار کو یہ سزا محسوس ہو تو ہو بے انصافی نظر آتی ہے تو آتی ہو۔ کیونکہ اسکے پیش نظر شاید کچھ اور باتیں ہیں۔ ایک مخلص کے لئے آنحضرت صلعم کی جماعت کے اندر شمولیت ہی بڑی نعمت ہے اسلئے اگر اسکو روحانی تنبیہہ کی جاتی تو وہ بلاچون و چرا اسکو برداشت کرتا وہ انصاف و بے انصافی کا سوال نہ اٹھاتا اور نہ وہ اپنی کوئی وقعت سمجھتا بلکہ جو کچھ "مزاج یار" میں آتے اسکے سامنے سر جھکا دیتا۔ البتہ وہ لوگ جن کے دل میں نفاق ہوتا وہ ایسے سوال اٹھاتے عذرات پیش کرتے اور اپنی صداقت کا ڈھنڈورا پیٹتے گلوں اور شکوؤں کے دفتر کھولتے۔ وہ نہیں جانتے کہ روحانی تعلقات میں سود و زیاں کا سوال ہی نہیں ہوتا۔ محبت کا معاملہ ہی اور ہوتا ہے۔ اوکھلی میں سر دیا تو موسل کا کیا ڈر۔ پیار کی سزا سے بڑی سزا کیا ہوتی ہے پیارے کی لگاوٹ کی ایک جنبش ہی عاشق کو مار دیتی ہے ؎

یہ امتحان ہے بڑا امتحان نہ رہ جاؤں
خدا کرے کہ ترا پیار بھی میں سہہ جاؤں

اگر صحابی رضی کو آنحضرت صلعم اور اسلام سے دلی محبت نہ ہوتی تو وہ ضرور بھاگ جاتا اس کے لئے رئیس کی دعوت ایک نعمت غیر مترقبہ تھی۔ مگر نہیں اس کی نظر میں آنحضرت صلعم اور اسلام کی محبت کے سامنے تمام دنیا ہیچ ہو چکی تھی۔

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والے دوستوں کیلئے
ضروری اعلان

دوستوں کی آگاہی کے لئے وضاحت کی جاتی ہے کہ مساجد ممالک بیرون کے لئے کم از کم -/۱۵۰ روپیہ والی تحریک میں حصہ لینے پر صرف ایک ہی نام متعلقہ مسجد میں دعا کے لئے کندہ کر دیا جائے گا بعض دوست دو دو تین تین نام لکھوانے کی خواہش ظاہر فرماتے ہیں۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اجازت کے خلاف ہے۔ جن دوستوں نے ایک سے زائد نام لکھنے کی تاکید فرمائی ہوئی ہے انہیں چاہیئے کہ یا تو -/۱۵۰ روپیہ فی کس کے حساب سے چندہ ادا فرمائیں یا وہ ایک نام معین فرمادیں جو مسجد میں لکھوانا مقصود ہو۔

مساجد میں نام کندہ کروانے کا کام انشاء اللہ جلد ہی شروع کیا جانے والا ہے۔ متعلقہ احباب کرام فوری توجہ فرمادیں۔

—— وکیل المال تحریک جدید ربوہ ——

سچا بہادر وہ ہے جو جھوٹ سے کام نہیں لیتا اور طاقت رکھتے ہوئے عفو کو ترجیح دیتا ہے

کوشش کرو کہ تمہارے اعمال میں نفسانیت کا شائبہ تک نہ ہو

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نوجوانانِ جماعت سے خطاب

قسط سوم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۴۱ء کی یہ ایک غیر مطبوعہ تقریر ہے۔ جسے صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

میں نے جب مجلس خدام الاحمدیہ قائم کی تھی تو درحقیقت میں نے تم سے یہ امید کی تھی کہ تم سچے بہادر بن جاؤ اور

سچا بہادر وہ ہوتا ہے

جو جھوٹ سے کام نہیں لیتا۔ جو شخص دلیری سے کسی فعل کا ارتکاب کرتا ہے۔ مگر بعد میں اپنے اس فعل پر بشرطیکہ وہ بُرا ہو نادم ہوتا ہے۔ اور اسے چھپانے کی کوشش نہیں کرتا۔ وہ سچا بہادر ہے۔ لیکن اگر وہ کوئی غلطی تو کرتا ہے۔ مگر جب پکڑا جاتا ہے تو کہتا ہے میں نے یہ فعل نہیں کیا۔ تو وہ جھوٹا بہادر ہے۔ اگر وہ اس کام کو اچھا نہیں سمجھتا تھا۔ تو اس نے وہ کام کیا کیوں۔ اور اگر غلطی سے کر لیتا ہے۔ تو پھر دلیری سے اس کا اقرار کیوں نہیں کرتا۔ اسلام جس بہادری کا تم سے تقاضا کرتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ تم بے شک معاف کرو۔ مگر اس وقت جب تم اپنے عفو سے بہادر کہلا سکو۔ تم بے شک چشم پوشی کرو۔ مگر اس وقت جب تم چشم پوشی سے بہادر کہلا سکو تم بے شک غریب پروری کرو۔ مگر اسی وقت جب تک غریب پروری سے بہادر کہلا سکو تم بے شک مظلوم بنو۔ مگر اسی وقت جب تم مظلوم بن کر بہادر کہلا سکو۔ اور اگر تمہارا دین اور تمہارا ایمان کہتا ہے کہ اب چشم پوشی کا وقت نہیں۔ اب پیچھے ہٹنے کا وقت نہیں۔ تو اس صورت میں تم اپنا فرض ادا کرنے کے لئے آگے بڑھو اور پھر جو کچھ درست سمجھتے ہو۔ اس کو دلیری سے کرو۔

مجھے حیرت آتی ہے

جب میں دیکھتا ہوں کہ ایک احمدی دوسرے کو گالی دیتے سن کر جوش میں آجاتا اور خود بھی اس کے مقابلہ میں گالی دے دیتا ہے حالانکہ اسلام یہ سکھاتا ہے۔ کہ تم گالی سنکر صبر کرو یا اگر کوئی شخص تمہیں تھپڑ مارتا ہے اور تم بھی جواب میں اسے تھپڑ مار دیتے ہو۔ تو یہ اسلامی بہادری نہیں۔

اسلامی بہادری

یہ ہے کہ جب کوئی شخص تمہیں تھپڑ مارے۔ تو تم اسے کہو کہ تم نے جو کچھ کیا ناواقفیت سے کیا۔ مگر میرا مذہب مجھے یہی کہتا ہے کہ میں دوسرے کو معاف کر دوں۔ اس لئے میں تمہیں کچھ نہیں کہتا۔ بلکہ معاف کرتا ہوں۔ بشرطیکہ تم یہ سمجھو کہ اس کو معاف کرنے کا فائدہ ہے۔ اور یاد رکھو کہ نوے فیصدی فائدہ ہی ہوتا ہے۔ پس بہادری یہ ہے کہ تم نوے فیصدی لوگوں سے کہہ دو۔ کہ بے شک ہمیں مار لو۔ ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے بشرطیکہ تمہارے بازو میں طاقت ہو۔ بشرطیکہ تمہاری آنکھوں میں حدت ہو۔ اور بشرطیکہ تمہارا سینہ ابھرا ہوا ہو۔ تب بے شک تمہارے اس عفو کا دوسرے پر اثر پڑے گا۔ لیکن اگر تم کبڑے ہو۔ تمہارا ہاتھ خالی ہو۔ تمہارے بازو دبلے پتلے ہوں۔ تمہاری آنکھوں میں چمک نہ ہو۔ اور تم دوسرے کو یہ کہو کہ میں تمہیں معاف کرتا ہوں۔ تو ہر شخص کہیگا

"عصمت بی بی از بے چادری"

مقابلہ کی طاقت نہیں اور زبان سے معاف کیا جاتا ہے۔ دیکھو اسلام تم سے صبر کا مطالبہ کرتا ہے۔ اسلام تم سے رحم کا مطالبہ کرتا ہے۔ اسلام تم سے عفو کا مطالبہ کرتا ہے۔ لیکن اسلام تم سے بہادری کا بھی مطالبہ کرتا ہے۔ اگر تم دس آدمیوں کو پچھاڑ سکتے ہو۔ لیکن جب کوئی شخص تمہیں تھپڑ مارتا ہے۔ تو تم گردن جھکا کر یہ کہتے ہوئے وہاں سے چلے آتے ہو کہ میں نے تمہیں معاف کیا۔ تو

سارا گاؤں تمہارے اس فعل سے متاثر ہوگا

لیکن اگر تم کمزور ہونے کی وجہ سے ایک شخص کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور پھر اسے کہتے ہو کہ میں نے تمہیں معاف کیا تو ہر شخص تم پر ہنسے گا۔ اور کہے گا کہ یہ معاف کرنے والا جھوٹا ہے۔ جانتا ہے۔ کہ اگر میں نے ہاتھ اٹھایا تو دوسرا تھپڑ مار کر میرے سارے دانت توڑ دے گا۔ اس لئے یونہی اس نے کہہ دیا ہے کہ میں نے معاف کیا ورنہ جانتا ہے کہ مقابلہ کرنے کی اسے ہمت نہیں۔ میں نے اگر تمہیں ورزش کی نصیحت کی۔ تو اسی لئے کہ اگر

اسلام کے احکام

کے ماتحت تم کسی وقت عفو سے کام لو۔ تو لوگ تمہارے اس عفو کو بزدلی کا نتیجہ نہ سمجھیں۔ دھوکا اور فریب نہ سمجھیں۔ جب تمہارے بازو میں یہ طاقت ہو کہ تم ایک دفعہ کسی پر ہاتھ اٹھاؤ تو اس کے دو چار دانت نکال دو۔ اور پھر اس کے قصور پر اسے معاف کر دو۔ تو دیکھو اس کا کتنا اثر ہوتا ہے لوگ زبردست کی معافی سے متاثر ہوتے ہیں

کمزور کی معافی

سے متاثر نہیں ہوتے۔ اور بہادری اسی کی سمجھی جاتی ہے۔ جس میں طاقت ہو۔ اور پھر عفو سے کام لے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک لڑائی میں شامل تھے۔ ایک بہت بڑا دشمن جس کا مقابلہ بہت کم لوگ کر سکتے تھے۔ آپؓ کے مقابلہ میں آیا۔ اور کئی گھنٹے تک آپؓ کی اور اس یہودی پہلوان کی لڑائی ہوتی رہی۔ آخر

کئی گھنٹے کی لڑائی

کے بعد آپؓ نے اس یہودی کو گرا لیا اور اس کے سینہ پر بیٹھ گئے۔ اور ارادہ کیا۔ کہ خنجر سے اس کی گردن کاٹ دیں کہ اچانک اس یہودی نے آپؓ کے منہ پر تھوک دیا۔ آپ فوراً اسے چھوڑ کر سیدھے کھڑے ہو گئے۔ وہ یہودی سخت حیران ہوا۔ اور کہنے لگا

یہ عجیب بات ہے

کہ کئی گھنٹے کی کشتی کے بعد آپ نے مجھے گرایا۔ اور اب یکدم مجھے چھوڑ کر الگ ہو گئے ہیں۔ یہ آپ نے کیسی بے وقوفی کی ہے حضرت علیؓ نے فرمایا۔ میں نے بے وقوفی نہیں کی۔ بلکہ جب میں نے تمہیں گرایا۔ اور تم نے میرے منہ پر تھوک دیا۔ تو یکدم میرے دل میں غصہ پیدا ہوا۔ کہ اس نے میرے منہ پر کیوں تھوکا ہے۔ مگر ساتھ ہی مجھے خیال آیا کہ اب تک تو میں جو کچھ کر رہا تھا خدا کے لئے کر رہا تھا۔ اگر اس کے بعد میں نے لڑائی جاری رکھی۔ تو تیرا خاتمہ میرے نفس کے غصہ کی وجہ سے ہوگا۔

خدا کی رضا کیلئے

نہیں ہوگا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اس وقت میں تجھے چھوڑ دوں۔ جب غصہ جاتا رہے گا۔ تو پھر خدا کے لئے میں تجھے گرا لونگا۔

تو انہیں اپنے عمل کے پاکیزہ ہونے کا اس قدر احساس تھا۔ کہ انہوں نے اس خطرہ کو تو برداشت کر لیا کہ دشمن سے دوبارہ مقابلہ ہو جائے۔ مگر یہ مناسب نہ سمجھا کہ ان کے اعمال میں کسی قسم کی کمزوری پیدا ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے اعمال بھی خدا کے لئے ہوں۔ ان میں نفسانیت کا کوئی شائبہ نہ ہو۔ ان میں بزدلی کا کوئی شائبہ نہ ہو۔ اور ان میں تقویٰ کے خلاف کسی چیز کی آمیزش نہ ہو۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ تم میں سے ہر شخص اتنا مضبوط۔ اتنا بہادر۔ اتنا دلیر اور اتنا جری ہو کہ جب تم کسی کو معاف کرو تو لوگ خود بخود یہ کہیں کہ تمہارا عفو خدا کے لئے ہے کمزور ہونے کی وجہ سے نہیں۔ ایسی قربانی دلوں کو

موہ لیتی ہے اور ایسے انسان پر حملہ کرنا آسان نہیں ہوتا۔ کیونکہ حملہ کرنے والے کا دل فتح ہو جاتا ہے مجھے اپنے

بچپن کا ایک واقعہ

ہمیشہ یاد رہتا ہے میں چھوٹا تھا کہ میں نے اور دوسرے بچوں نے مل کر جہلم سے ایک کشتی منگوائی۔ وہ کشتی نیلام ہوئی تھی اور ہمیں سستی مل گئی تھی یوں تو ویسی کشتی ان دنوں سو سوا سو ۱۲۵ روپیہ میں تیار ہوتی تھی۔ مگر ہمیں صرف سترہ ۱۷ روپیہ میں مل گئی اور چھبیس ۲۶ روپے کرایہ لگا جب وہ یہاں آ گئی تو جو خرچ ہونے والے تھے ان میں سے کئی باہر چلے گئے اور آخری نگران میں ہی مقرر رہا۔ ہم نے اس کو ایک زنجیر سے باندھ کر ڈھاب کے کنارے رکھا ہوا تھا۔ بعض دفعہ جب ہم وہاں موجود نہ ہوتے تو لڑکوں نے کشتی کھول کر لے جانا اور خوب کودنا اور چھلانگیں لگانا اور چونکہ وہ بے احتیاطی سے استعمال کرتے تھے اس لئے کشتی کے تختے روز بروز ڈھیلے ہوتے چلے گئے۔ میں نے اس کے انسداد کے لئے کچھ دوست مقرر کر دیئے اور انہیں کہہ دیا کہ تم نگرانی رکھو اور پھر کسی دن اگر لڑکے کشتی کو کھول کر پانی میں لے جائیں تو مجھے اطلاع دو۔ چنانچہ ایک دن

قادیان کے بہت سے لڑکے

اکٹھے ہو کر وہاں گئے۔ انہوں نے کشتی کھولی اور خوب کودنا پھاندنا شروع کر دیا۔ اسی طرح پانی میں کوئی کشتی کو ادھر کھینچتا۔ کوئی ادھر سے۔ مجھے بھی اطلاع ہوئی۔ میں غصے سے ہاتھ میں بید لئے دوڑتا ہوا وہاں چلا گیا اور وہاں چاروں طرف لڑکے مقرر کر دیئے کہ کسی کو بھاگنے نہیں دینا۔ جب لڑکوں نے ہمیں دیکھا تو انہوں نے ادھر ادھر بھاگنا چاہا۔ مگر چاروں طرف آدمی کھڑے تھے۔ آخر وہ اسی طرف آئے جس طرف میں کھڑا تھا اور کشتی کو کنارے پر لگاتے ہی سب بھاگ کھڑے ہوئے۔ اور تو نکل گئے لیکن ایک قصاب کا لڑکا میں نے پکڑ لیا اور گو وہ مجھ سے بہت مضبوط تھا اور اس کا جسم بھی ورزشی تھا مگر

میں جانتا تھا

کہ وہ میرا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ کچھ اس میں فطرت کی اس کمزوری کا بھی دخل تھا کہ میں سمجھتا تھا کہ یہ لوگ ہم پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتے کیونکہ ہم یہاں کے مالک ہیں۔ غرض بچپن کی جو ناعقلی ہوتی ہے کہ انسان اپنے رعب سے بعض دفعہ ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے۔ اس کے مطابق میں نے بھی زور سے ہاتھ اٹھا کر اسے مارنا چاہا۔ اس نے پہلے تو اپنا منہ بچانے کے لئے ہاتھ اٹھایا جس پر مجھے اور زیادہ طیش آیا اور میں نے زیادہ سختی سے اسے تھپڑ مارنا چاہا۔ مگر ابھی یہ تھپڑ اسے نہیں مارا گیا تھا

کہ اس نے اپنا منہ میرے سامنے کر دیا اور کہنے لگا تو جی مار لو۔ اس پر یکدم میرا ہاتھ نیچے گر گیا اور میں شرمندہ ہو کر فتح آخر اس کی ہوئی۔ حالانکہ جسمانی لحاظ سے وہ گو مجھ سے طاقت ور تھا مگر رعب کے لحاظ سے وہ مجھ سے کمزور تھا۔ لیکن چونکہ اس نے مقابلہ سے انکار کیا اور کہا کہ مار لو تو میری انسانیت نے مجھے کہا کہ اب اگر تو نے اسے مارا تو تو انسان کہلانے کا مستحق نہیں رہے گا۔ لیکن اگر وہ تندرست اور زبردست نوجوان ہونے کی بجائے ایک چھوٹا سا بچہ ہوتا۔ اس کی پیٹھ میں خم ہوتا۔ اس کے سینہ میں گڑھا پڑا ہوا ہوتا۔ اس کی گردن دبلی پتلی ہوتی۔ اس کی ناک سے رال بہہ رہی ہوتی اور وہ کہتا مار لو تو مجھ پر کچھ بھی اثر نہ ہوتا۔ کیونکہ میں جانتا کہ اس میں مقابلہ کی طاقت ہی نہیں۔ پس میں نے اگر جسمانی ورزش کی ہدایت دی ہے تو اس لئے کہ

تمہاری قربانی دنیا کو سچی معلوم ہو

یہ نہ ہو کہ تم ماریں بھی کھاؤ اور قربانی بھی سچی معلوم نہ ہو۔ وہ مار لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب بنتی ہے جو طاقت رکھتے ہوئے کھائی جائے مگر جو مار بزدلی کی وجہ سے کھائی جائے اس سے حقارت اور نفرت بڑھتی ہے۔ جب لوگ یہ سمجھیں کہ وہ ایک تھپڑ ماریں تو دوسرا دو تھپڑ مار سکتا ہے۔ وہ اگر ایک گال پر خراش پیدا کریں تو دوسرا ان کے دانت نکال سکتا ہے۔ وہ اگر کھوپڑی پر چوٹ لگائیں دوسرا ان کے سر کو پھوڑ سکتا ہے۔ تو اگر ایسی طاقت رکھنے والا انسان ایک کمزور انسان سے کہے کہ میں تم سے مار کھا لیتا ہوں تو دوسرے انسان کے دل پر ضرور چوٹ پڑتی ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ کوئی ایسی طاقت ہے جس نے اسے اتنی بڑی قربانی پر آمادہ کر دیا۔ اور وہ سچائی کو قبول کر لیتا ہے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھو

آپ نے مکہ میں صبر کیا اور ایسا صبر کیا جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔ مگر لوگ کہہ سکتے تھے کہ نعوذ باللہ بزدل ہے اس لئے لڑائی سے کنارہ کرتا ہے۔ مگر پھر اللہ تعالیٰ آپ کو مدینہ میں لے گیا اور وہاں فوجوں کی کمان آپ کو کرنی پڑی اور ایسے ایسے مواقع آئے جن میں آپ کو اپنی بہادری کے جوہر دکھانے پڑے۔ احد کے موقعہ پر ہی ایک شخص جو مکہ کا بہت بڑا جرنیل تھا آگے آیا اور اس نے کہا میں نے قسم کھائی ہوئی ہے کہ میں محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنے ہاتھ سے قتل کروں گا۔ اس لئے میرے مقابلہ میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو ہی نکالا جائے۔ صحابہؓ بڑے بہادر اور تجربہ کار تھے۔ وہ شمشیر زنی سے واقف تھے۔ وہ نیزہ بازی کو خوب جانتے تھے۔ وہ لڑائی کے اصول اور فن کے ماہر تھے وہ سارے غیرت سے کھڑے ہو گئے کہ ہم

مر جائیں گے مگر اس شخص کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچنے نہیں دیں گے۔ لیکن آپ نے فرمایا رستہ چھوڑ دو۔ صحابہ نے آپ کے حکم کے ماتحت رستہ خالی کر دیا۔ اس پر وہ جرنیل شیر کی طرح گرجتا ہوا آپ کے مقابلہ میں آیا۔ آپ نے اپنا نیزہ بڑھا کر اس پر وار کیا اور اس کی

گردن پر ایک معمولی سا زخم لگا دیا

وہ اسی وقت چیخ مار کر واپس لوٹ گیا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ تم نے یہ کیا کیا۔ یا تو اس بہادری سے حملہ کرنے کے لئے گئے تھے اور یا اسی بزدلی کے ساتھ واپس بھاگ آئے اور پھر تمہارا تو زخم بھی کوئی بڑا نہیں۔ اس نے کہا بے شک یہ ایک چھوٹا سا زخم ہے لیکن مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سارے جہنم کی آگ اس میں بھر دی گئی ہے جو مجھ سے برداشت نہیں ہو سکتی۔ یہ ایک نشان تھا جو خدا تعالیٰ نے دکھایا۔ لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا کہ میرے لئے رستہ چھوڑ دو اس نے بتا دیا کہ مکہ میں کفار کے مظالم آپ کمزوری یا بزدلی کی وجہ سے برداشت نہیں کرتے تھے بلکہ بہادری اور طاقت کے ہوتے ہوئے برداشت کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کی

قربانیوں کو دیکھ کر لوگ ہدایت پا جاتے تھے

قرآن آپ نے سنایا اور سالوں سنایا مگر حمزہؓ پر جو آپ کے چچا تھے کوئی اثر نہ ہوا۔ توحید کے وعظ آپ نے کئے اور سالوں کئے مگر حمزہؓ پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اصلاحی تعلیم آپ نے دی اور سالوں دی مگر حمزہؓ پر کوئی اثر نہ ہوا۔ نمازیں آپ نے پڑھیں اور پڑھائیں اور سالوں پڑھیں اور پڑھائیں مگر حمزہؓ پر کوئی اثر نہ ہوا آپ نے صدقے دیئے اور دلائے اور سالوں صدقے دیئے اور دلائے مگر آپ کے چچا حمزہؓ پر کوئی اثر نہ ہوا۔ لیکن ایک دن آپ خانہ کعبہ سے باہر پتھر کی ایک چٹان پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ابوجہل آ گیا اور اس نے پہلے تو آپ کو گالیاں دینی شروع کر دیں اور پھر غصہ میں اس نے زور سے آپ کے منہ پر ایک تھپڑ مار دیا۔ حمزہؓ کی ایک لونڈی اس وقت دروازہ میں کھڑی یہ نظارہ دیکھ رہی تھی وہ اس کو برداشت نہ کر سکی اور اندر ہی اندر سارا دن کڑھتی رہی

حمزہؓ شکار کے بہت شوقین تھے

اور وہ گھوڑے پر چڑھ کر شکار کھیلنے حرم سے باہر نکل جایا کرتے تھے اس دن وہ شکار کر کے حرم سے گھر میں داخل ہونے لگے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہی لونڈی جو دیر سے ان کے گھر میں رہتی تھی اور جس نے رسول کریم صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے بچپن کا زمانہ دیکھا ہوا تھا اور جو آپ سے آپ کے دادا کو محبت تھی اسے بھی جانتی تھی۔ وہ بیٹھی ہوئی رو رہی ہے۔ حمزہؓ نے پوچھا بی بی کیوں روتی ہو؟ عرب لوگ گھر کی پرانی ماماؤں اور خادماؤں کی بڑی عزت کرتے تھے۔ انہوں نے سمجھا کسی نے اس کی ہتک کی ہوگی اور اب میرا فرض ہے کہ میں اس ہتک کا بدلہ لوں۔ لونڈی نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور کہا بڑے بہادر بنے پھرتے ہو۔ حمزہؓ نے کہا کیوں کیا ہوا؟

کونسی شکایت پیدا ہو گئی ہے؟

وہ کہنے لگی تم ہتھیار لگائے پھرتے ہو اور وہاں آمنہ کے بیٹے کو بغیر کسی قصور کے ابوجہل نے مارا ہے۔ حمزہؓ وہیں سے پلٹے اور جہاں ابوجہل مکہ کے دوسرے سرداروں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا وہاں پہنچے اور اس کے سر پر زور سے کمان مار کر کہا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے صبر کیا اور تم نے اس پر ظلم کیا۔ تم اگر اپنے آپ کو بہادر سمجھتے ہو اور تم میں طاقت ہے تو آؤ اور مجھ سے مقابلہ کر لو۔ اس کے بعد وہ اسی جوش کی حالت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لے گئے۔ جس شخص کے دل پر قرآن سننے کا اثر نہیں ہوا تھا۔ جس شخص کے دل پر توحید کے وعظوں سے کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ جس شخص کے دل پر اخلاق کے نمونے اور تعلیم نے کوئی اثر نہیں کیا تھا۔ جس شخص کے دل پر صدقہ وخیرات نے کوئی اثر نہیں کیا تھا۔ چونکہ وہ بہادر تھا یہ چیز اسے کاٹ کر رکھ گئی کہ ایک بہادر آدمی صبر کر رہا ہے اور ظالم سے مار کھا لیتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے آپ کے گھر میں داخل ہوتے ہی کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشہد ان محمدا عبدہٗ ورسولہ۔ میں ایمان لاتا ہوں کہ خدا ایک ہے اور میں ایمان لاتا ہوں کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہادر نہ ہوتے۔ اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دلیر نہ ہوتے اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شجاع نہ ہوتے تو آپ کا صبر حمزہؓ کی ہدایت کا موجب کبھی نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ

کمزور تو صبر کیا ہی کرتا ہے

بے شک کمزوروں پر ظلم بھی لوگوں کے دلوں میں رحم پیدا کرتا ہے مگر وہ ظلم صرف رحم پیدا کرتا ہے ہدایت کا موجب نہیں ہوتا۔ ہدایت ہمیشہ طاقت ور کے ظلم کے نتیجہ میں ہی لوگوں کو ہوتی ہے۔ کمزور کے ظلم کو دیکھ کر لوگ [illegible] ہیں۔ آہیں بھر دیتے ہیں۔ مگر کمزور کے ظلم [illegible] دیکھ کر مذہب تبدیل نہیں کرتے۔ مذہب اس وقت تبدیل کرتے ہیں جب وہ ایک بہادر اور جری انسان کو گالیاں سنتے [illegible]

ہوئے دیکھتے ہیں تب وہ کہتے ہیں کہ اس کا صبر کسی کمزوری کی وجہ سے نہیں بلکہ خدائی حکم کی وجہ سے ہے پس جب میں تمہیں کہتا ہوں کہ اپنے وقتوں میں سے کچھ وقت کھیلوں میں لگاؤ تو میں تمہیں نہیں کہتا کہ تم اتنا وقت دنیا کے کاموں میں خرچ کرو بلکہ میں تمہیں

اصلاح و ہدایت کا بہترین نمونہ

بتانا چاہتا ہوں جب تم کبڈی کھیلتے ہو یا کوئی اور کھیل کھیلتے ہو اس نیت اور اس ارادہ سے جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے تو درحقیقت تم نیکی کرتے ہو۔ کیونکہ تمہارا سب کام لوگوں کی ہدایت اور اسلام کو پھیلانے کے لئے ہے۔ پس بہادر بنو اور سچے بہادر بنو جیسا کہ میں نے بتایا ہے سچا بہادر وہ ہے جو ظلم کے وقت صبر سے کام لیتا اور طاقت رکھتے ہوئے عفو سے کام لیتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جب قربانی کا وقت آتا ہے وہ عواقب سے نہیں ڈرتا۔ بعض لوگ اس کے بُرے معنے لیتے ہوئے میری طرف غلط باتیں منسوب کیا کرتے ہیں۔ مگر میں ان کے اعتراضوں سے ڈر کر اس سچائی کو نہیں چھپا سکتا جس کے بغیر اخلاق مکمل نہیں ہو سکتے اور جس کا دوسروں کو سکھانا میرا فرض ہے۔ پس تمہیں جو کچھ کہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ کسی موقع پر اسلام کی خاطر جان قربان کرنے کی ضرورت ہے اور تمہیں اس بات کا موقع ملتا ہے اور تمہارے ہاتھ سے کسی کو نادانستہ طور پر کوئی نقصان پہنچ جاتا ہے تو پھر یہ نہ کہو کہ میں وہاں نہیں تھا۔ بلکہ دلیری سے کہو کہ میں نے ہی یہ فعل کیا ہے۔ اور

سچائی کو ایک لمحہ کے لئے بھی ترک نہ کرو

تم اگر ظلم کے سہتے وقت یہ نمونہ دکھاؤ کہ تم سے کمزور تمہارے منہ پر تھپڑ مارے اور تم اپنی دوسری گال بھی اس کی طرف یہ کہتے ہوئے پھیر دو کر لے میرے بھائی اگر تو مجھے مارنے پر ہی خوش ہے۔ تو بے شک مجھے مارے مگر خدا کی باتیں تھوڑی دیر کے لئے سن لے تو تمہارے اس نمونہ سے سارا گاؤں متاثر ہو گا۔ اور اگر کبھی تمہیں ظلم کا مقابلہ کرنا پڑے اور تمہارے ہاتھوں سے دوسرے کو نادانستہ طور پر کوئی نقصان پہنچ جائے اور معاملہ عدالت میں جائے تو تم عدالت میں جا کر بھی صاف طور پر کہو کہ اے حاکم میں نے ان حالات میں یہ فعل کیا ہے اور جھوٹ بول کر اپنے آپ کو بچانے کی کبھی کوشش نہ کرو۔ اگر تم ایسا کرو۔ تو تمہاری کامیابی اور ترقی یقینی ہے۔ لیکن اگر گالی کے مقابلہ میں تم بھی گالی دو گے مار کے مقابلہ میں تم بھی مارو گے تو تمہارے اس فعل کی وجہ سے احمدیت کو کوئی ترقی نہیں ہوگی۔ پس تم

ان دونوں طریقوں کو اختیار کرو

ماریں کھاؤ اور کھانے چلے جاؤ۔ پٹو اور پٹتے چلے جاؤ سوائے اس کے کہ خدا اور رسول کا حکم ہے کہ اب تمہاری جان کا سوال نہیں اب تمہارے آرام کا سوال نہیں۔ اب دین کی حفاظت کا سوال ہے۔ ایسی صورت میں میری نصیحت تمہیں یہی ہے کہ تم مقابلہ کرو اور اس نیکی کے حصول سے ڈرو نہیں اگر مظلوم ہوتے ہوئے اور دفاع کرتے ہوئے تمہارے ہاتھوں سے نادانستہ طور پر کسی کو کوئی نقصان پہنچ جاتا ہے اور درحقیقت تم ظالم نہیں ہو تو تمہارے لئے جنت کے دروازے اور زیادہ کھل جاتے ہیں۔

پس بہادر بنو۔ اسی طرح کہ جب لوگ تم پر ظلم کریں تو تم

عفو اور چشم پوشی اور درگزر سے کام لو

مگر جب دیکھو کہ چشم پوشی سے کوئی فائدہ نہیں ہوتے اور تمہیں دفاع اور خود حفاظتی کیلئے مقابلہ کرنا پڑتا ہے تو پھر دلیری سے ان کا مقابلہ کرو۔ اور اگر اس دوران میں تمہارے ہاتھوں سے کسی کو کوئی نقصان پہنچ جاتا ہے تو پھر صاف کہہ دو کہ میں نے ایسا کیا ہے اور جھوٹ بول کر اپنے فعل پر پردہ ڈالنے کی کوشش نہ کرو۔

سفر حج بیت اللہ شریف

از مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے۔ نائب وکیل المال ربوہ

(قسط ۱۱)

حجامت و غسل

قربان گاہ سے اپنی قیامگاہ پر پہنچے تو ایک حجام ہمارے قافلہ کے اندر سے ہی پیدا ہو گیا۔ ایک ریال فی راس اور دو ریال راس و ریش بنوائی اجرت تھی۔ حجام صاحب کا حج تو آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام کے مترادف ہوا اور ہمیں اپنی ہوش میں پہلی دفعہ اپنے سر کو بے بال دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ طبی لحاظ سے بھی اس موسم میں ہم نے استرے سے سر منڈانے کو بہت مفید پایا۔ جسم کی تھکان اور گرمی کے اثرات بہت حد تک زائل ہو گئے اور سب سے بڑی خوشی یہ معلوم کر کے ہوئی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈانے والوں کے لئے تین مرتبہ دعا فرمائی تھی (مستورات اس حکم سے مستثنٰی ہیں وہ صرف نصف انچ کے قریب اپنے بال خود ہی کتر لیتی ہیں) حجامت کے بعد ہم نے احرام کھول دیئے اور غسل وغیرہ کر کے سلوار قمیص کا لباس پہن لیا۔ خوشبو کا استعمال شروع کر دیا۔ اس مرحلہ پر مسئلہ کی رُو سے حاجی پر بیوی کے سوا اور سب چیزیں جائز ہو جاتی ہیں جو احرام کی حالت میں ناجائز ہوا کرتی ہیں۔

طواف زیارت ۔ دوسرا طواف

دوپہر کے کھانے اور نماز سے فارغ ہو کر ہم ایک ٹیکسی کے ذریعہ مکہ مکرمہ طواف کیلئے گئے۔ اب ہمیں کسی مطوف کی ضرورت نہ تھی ہم سب دوستوں نے باہم مل کر خانہ کعبہ کا طواف کیا اور پہلے طواف کی نسبت سے بھی کہیں زیادہ سوز و گداز اور رقت آمیز دعاؤں کا موقعہ ملا۔ حسب سابق مقام ابراہیم پر نوافل اور باب ملتزم پر دعائیں پڑھی گئیں اور آب زمزم سیر ہو کر پیا۔ عشاء کے قریب ہم واپس منٰی میں اپنی قیام گاہ پر پہنچ گئے۔

دوسرے اور تیسرے دن کی رمی

(دوسرے دن یعنی)

۱۱ر ذی الحج کو سورج ڈھلنے کے بعد اور غروب شمس کے پہلے تینوں شیطانی مقامات پر سات سات کنکریاں مارنی تھیں اور یہی عمل تیسرے روز یعنی ۱۲ر ذی الحج کو بھی دہرانا تھا۔ یہ تین مقامات پہلے تین ٹیلوں کی صورت میں تھے جہاں روایت کے مطابق شیطان نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ورغلانے کی کوشش کی تھی۔ آج کل انکو ستونوں کی شکل دے دی گئی ہے۔ یہ تینوں ستون منٰی میں ایک ہی سڑک پر واقع ہیں اور پہلے اور آخری ستون کے درمیان قریباً دو فرلانگ کا فاصلہ ہے۔ ایک دن کے آرام سے ہمارے تھکے ماندے ساتھی بھی بحال ہو چکے تھے اس لئے ہم سب اکٹھے رمی کے لئے نکلے پہلے جمرۃ الاولیٰ پر کنکریاں برسائیں۔ اور پھر جمرۃ الوسطیٰ پر ان ہر دو کی رمی کے بعد دعا کی گئی۔ یہاں سے ہم جمرۃ العقبیٰ کی طرف جانے والے ہی تھے کہ ایک شخص نے مجھ سے محبت بھرا السلام علیکم کہہ کر معانقہ کیا اور تعارفاً فرمایا "میں محمد سعید ابن خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب آف لاہور ہوں" ان سے مجھے غائبانہ تعارف تھا۔ بالمشافہ مل کر انتہائی مسرت ہوئی انہوں نے واپسی پر ہمیں جدہ میں ٹھہرنے کی دعوت دی جہاں کہ وہ نیشنل بنک آف پاکستان کی ملازمت میں مقیم تھے۔ جمرۃ العقبیٰ تک پہنچتے پہنچتے ہجوم کے ریلے میں مہمان صاحب ہم سے ایسے بچھڑے کہ رمی کے بعد ہم نے انہیں بہتیرا تلاش کیا مگر بے سود۔ بالآخر ان سے جدہ میں ہی پہنچ کر ملاقات ہوئی۔

تیسرے دن یعنی ۱۲ر ذی الحج کو بھی تینوں جمروں پر سات سات کنکریوں سے رمی کی گئی۔ جس کے بعد ایک بس کے ذریعہ ہم منٰی سے مکہ مکرمہ ایسے وقت میں پہنچے کہ تاریکی چھا چکی تھی اور سوء اتفاق سے جس محلہ میں ہماری قیامگاہ تھی وہاں کی بجلی کسی خرابی کے باعث فیل ہو چکی تھی۔

(باقی)

محترم ڈاکٹر شاہنواز صاحب افریقہ روانہ ہوگئے

مکرم خلیل الرحمان صاحب سیکرٹری ضیافت کراچی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ محترم ڈاکٹر شاہنواز صاحب ۲۹ر ستمبر کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز افریقہ کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب پہلے میڈیکل مشنری ہیں جو جماعت احمدیہ کی طرف سے بیرون ملک بھجوائے گئے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ انہیں خدمت دین کی بیش از پیش توفیق بخشے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین"

(وکالت تبشیر ۔ ربوہ)

مسجد محلہ دارالرحمت ربوہ میں جلسہ تحریک جدید

۳ر اکتوبر ۱۹۶۰ء بعد نماز مغرب مسجد دارالرحمت وسطی ربوہ میں مکرم کیپٹن محمد سعید صاحب کے زیر انتظام تحریک جدید کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ مستورات کے لئے بھی بیٹھنے کا انتظام تھا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے تقریر فرمائی۔ آپ نے قرونِ اولیٰ کے مسلمان بچوں نوجوانوں اور عورتوں کی قابلِ رشک قربانیاں بیان فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ کے مردوزن سے اپیل کی کہ اشاعتِ اسلام کے لئے انہیں اپنی مالی قربانیاں پیش کرنے میں کسی قسم کا دریغ نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ کے بعد مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب نے "میجک لنٹرن" کے ساتھ تقریر فرمائی۔ اشاعتِ اسلام کے وہ ذرائع جو مبلغین احمدیت اکنافِ عالم میں اختیار کر رہے ہیں۔ تصویری زبان میں بیان کر کے تحریک جدید کے عظیم الشان کارناموں کی وضاحت فرمائی اور آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی جن کی قیادت میں دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ کے لئے دعا کی اپیل کی۔ دعا پر یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

۱۔ سالانہ اجتماع ہمارا انیسواں سالانہ اجتماع اب بہت قریب آ گیا ہے۔ مجالس نے اس کے لئے تیاری کرنی ہو گی۔ مرکز کی طرف سے پروگرام۔ ایجنڈا ٹکٹ داخلہ کے حصول کے لئے فارم اور دوسری ہدایات پر مشتمل سرکلر مجالس کو بھجوایا جا چکا ہے مجالس کی طرف سے اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کی تعداد۔ نمائندگان شوریٰ کے انتخاب کی رپورٹ۔ علمی اور ورزشی مقابلوں میں شامل ہونے والوں کی فہرست۔ اور اسی طرح کی دوسری اطلاعات اب جلد مرکز میں آ جانی ضروری ہیں۔ تا مرکز کو انتظامات میں سہولت ہو۔ اسی طرح جن مجالس نے ابھی تک آئندہ سال کی آمد کے بجٹ نہیں بھجوائے۔ وہ بھی فوری توجہ فرما دیں۔

اجتماع میں شامل ہونے والوں سے یہ ضروری گذارش ہے کہ وہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانے کے علاوہ ایک مگ اور ایک پلیٹ ضرور لائیں۔

۲۔ تربیتی کلاس تربیتی کلاس ۷ اکتوبر ۱۹۶۰ء سے شروع ہو رہی ہے۔ یہ اس سلسلہ میں آخری اعلان ہے۔ کلاس میں شامل ہونے والے نمائندگان کی اطلاع جلد بھجوائیں۔ نیز یہ نمائندگان ۶ اکتوبر ۱۹۶۰ء کی شام تک ربوہ پہونچ جائیں۔ تا اگلے دن کلاس جاری کی جا سکے۔ ابھی تک بہت کم نمائندگان کی اطلاع ملی ہے۔ مجالس اپنے فرائض کو پہچانیں اور اس اہم کلاس کے لئے اپنا نمائندہ بھجوائیں۔ بڑی مجالس خصوصاً کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ ملتان گجرات۔ جہلم کی طرف سے ابھی تک کسی نمائندہ کی اطلاع نہیں ملی۔

۳۔ شعبہ مال گذشتہ چند دنوں سے مجلس کے چندہ کی آمد بہت گر گئی ہے۔ اب مالی سال ختم ہونے میں صرف ایک مہینہ باقی ہے مجالس کو پوری کوشش کر کے اس ایک مہینہ میں اپنے بقایا جات وصول کر کے بھجوا دینے چاہئیں ان دنوں میں آمد عموماً زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن اس سال کمی ہو رہی ہے۔ خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

(۲) بقایا جات کی وصولی کے لئے جملہ مجالس کو مہتمم صاحب مال کی طرف سے یکم سے سات اکتوبر ۱۹۶۰ء تک مالی ہفتہ منانے کی ہدایت کی جا چکی ہے۔ توقع ہے کہ قائدین مجالس اس طرف توجہ دے کر اپنے بقایا جات وصول کر کے مرکز میں بھجوانے کی کوشش کریں گے۔ ایسا نہ ہو کہ سالانہ گوشوارہ میں ان کا نام ایسی فہرست میں آ جائے۔ جس میں وہ اسے دیکھنا پسند نہ کرتے ہوں

قائدین اضلاع و علاقائی اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کی پوری کوشش کریں۔ مناسب ہو گا۔ کہ قریب کی شہری مجالس ملحقہ دیہاتی مجالس میں دو دو موزوں خدام پر مشتمل وفود بھجوا کر اس ہفتہ کی تحریک کو کامیاب بنائیں۔ بے شک دیہاتی مجالس سے جنس کی صورت میں وصول کر لیا جائے۔

۴۔ شعبہ تعلیم شوریٰ خدام الاحمدیہ نے گذشتہ سال فیصلہ کیا تھا۔ کہ تعلیمی کارڈ ہر خادم اپنے پاس رکھے۔ مجلس مرکزیہ نے نہایت عمدہ اور نہایت ارزاں کارڈ تیار کروا دئے ہیں۔ لیکن ابھی تک بہت کم مجالس نے اور بہت کم تعداد میں یہ کارڈ منگوائے ہیں۔ یہ کارڈ نہایت مفید ہیں۔ ہر مجلس کو اس امر کی نگرانی کرنی چاہیئے کہ ان کے ہر رکن کے پاس یہ کارڈ موجود ہو نا ضروری ہے اس کارڈ کی قیمت صرف ایک آنہ ہے۔ اجتماع کے موقعہ پر ہر خادم کے پاس یہ کارڈ ہونا ضروری ہے

۵۔ کراچی سالانہ اجتماع کے کامیابی سے ختم ہو جانے کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی طرف سے بیرونی مجالس سے آنے والے نمائندگان کے اعزاز میں ایک عصرانہ ترتیب دیا گیا۔ جس میں خدام الاحمدیہ کوئٹہ اور ربوہ کے نمائندگان نے مجلس کراچی کو کامیاب اجتماع منعقد کرنے پر مبارکباد پیش کی۔ مجلس کراچی کی طرف سے باہر سے آنے والے نمائندگان کا شکریہ ادا کیا گیا۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

کتاب "حقیقۃ الشہادتین" کے متعلق یاددہانی

کتاب "حقیقۃ الشہادتین" مصنفہ مولوی فتح دین صاحب مرحوم آف دھرم کوٹ بگہ کے متعلق نظارت اصلاح و ارشاد ۱۳ جولائی کے الفضل میں اعلان کر چکی ہے۔ یہ کتاب پنجابی منظوم ہے۔ اور حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید کی شہادت کے واقعہ کو نہایت عمدگی سے بیان کیا گیا ہے۔ دیہاتی جماعتوں کے لئے بہت مفید کتاب ہے۔ جماعتوں کے امراء۔ صدر صاحبان اور سیکرٹریان اصلاح و ارشاد ضرورت کے مطابق دفتر اصلاح و ارشاد سے منگوائیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

چندہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو جماعت احمدیہ کے مرکز پاکستان ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقعہ پر بدستور سابق انشاء اللہ ملک کے ہر حصہ سے اراکین تشریف لائیں گے جن کے قیام و طعام اور جلسہ کے جملہ انتظامات مجلس مرکزیہ کے سپرد ہوتے ہیں۔ یہ اخراجات مرکز کے فیصلہ کے مطابق "چندہ سالانہ اجتماع" کی مد سے پورے کئے جاتے ہیں۔ چندہ جلسہ سالانہ اجتماع کی شرح صرف بارہ آنے سالانہ فی کس ہے اور یہ اتنی قلیل شرح ہے کہ اس چندہ کو غریب سے غریب رکن بھی شرح صد سے ادا کر سکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اجتماع سے قبل اس چندہ کی وصولی مکمل ہو جائے تاکہ اس میں سے سالانہ اجتماع کے اخراجات پورے ہو سکیں اور دوسرے چندہ جات پر اس خرچ کا بار نہ پڑے۔

عہدیداران انصار اللہ سے درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر تمام اراکین سے باشرح یہ چندہ وصول کر کے آخر ستمبر تک ضرور مرکز میں بھجوا دیں تاکہ انتظامات میں سہولت رہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں لیکچر مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۶۰ء بروز جمعرات بوقت ۱۰-۳۰ صبح مکرم عبد السلام صاحب اختر ایم اے تعلیم الاسلام ہائی سکول یونین کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل موضوع پر ایک لیکچر دیں گے۔

"The best uses of student life"

احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔ (صدر یونین تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

ولادت میری چھوٹی لڑکی عزیزہ سعیدہ بشریٰ کے ہاں ۲۵ اگست بروز جمعرات اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے لڑکی عطا فرمائی ہے نام محمودہ بشریٰ تجویز کیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ زچہ اور نومولودہ کو صحت عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے۔ یہ لڑکی ڈاکٹر عبد الکریم صاحب ملتانی کی پوتی ہے۔ (سربلند خان پنشنر میکلوڈ روڈ لاہور)

پیشگی چندہ ادا کرنے کا مطالبہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں اشاعت اسلام کے لئے ایک بے پناہ جذبہ پایا جاتا ہے کہ اس کی خاطر بعض مخلصین آئندہ سالوں کا بھی پیشگی چندہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کر لیتے ہیں۔ ایک نمایاں مثال مکرم ڈاکٹر شیر محمد عالی صاحب حال محلہ دار البرکات ربوہ کی ہے۔ اسی طرح مکرم فیض عالم خان صاحب چنگوی سیکرٹری تحریک جدید کراچی مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم شیخ رفیع الدین احمد صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اپنی طرف سے اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے انیس سال کا چندہ پیشگی ادا فرما دیا تھا۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ــ ربوہ)

درخت لگائیے مجلس انصار اللہ نے اس سال کے پہلے موسم میں درخت لگانے کی تحریک کی تھی اور انصار اللہ نے اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے بہت بڑی تعداد میں درخت نصب کئے تھے۔ اب پھر درخت لگانے کا موسم شروع ہے انصار اللہ نے خدمت خلق کے جذبہ کے ماتحت جو کام شروع کیا تھا۔ اسے جاری رکھیں اور اس موسم میں بھی مزید درخت لگائیں۔ انصار اللہ ربوہ نے پچھلی دفعہ شاندار کام کیا تھا۔ ڈیڑھ ہزار سے زائد درخت چند دنوں میں اپنے ہاتھوں سے لگا دئے تھے اب پھر موقع ہے اسے ہاتھ سے نہ جانے دیجئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ ــ ربوہ)

درخواست دعا میرے والد انوار اللہ صاحب اور چھوٹے بھائی قمر اللہ کی طبیعت بہت خراب ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان شفایابی کے لئے دعا فرما دیں۔ (ظفر اللہ کراچی)

نچلے درجے کے غیر ضروری دو سو آٹھ سرکاری ملازمین کی تخفیف

متبادل ملازمتیں فراہم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے

لاہور ۶ اکتوبر۔ نظم و نسق کے ایسے ڈھانچے میں یکم نومبر سے بنیادی اصلاحات کی ایک سکیم نافذ کی جائے گی جو اس وقت تک تنظیم نو کی کسی سکیم سے متاثر نہیں ہوا۔ اس سکیم کے مطابق نچلے درجے کے دو سو آٹھ ملازم تخفیف کی زد میں آ جائیں گے۔ ان میں سے ستر ملازموں کے لئے متبادل ملازمتیں تلاش کی جا چکی ہیں۔ باقی ماندہ ایک سو اڑتیس کے لئے دوسری ملازمتیں تلاش کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

اس سکیم کا مقصد یہ ہے کہ سرکاری افسروں کے ساتھ صرف اتنے چپڑاسی رکھے جائیں جو کام کے لحاظ سے ضروری ہوں۔ اس سکیم کے نفاذ سے محض کر و فر کی خاطر افسروں کے ساتھ چپراسی لگانے کا طریقہ ختم کر دیا جائے گا۔

سکیم متعدد مرحلوں میں تقسیم کی گئی ہے۔ پہلے مرحلے میں جو یکم نومبر سے شروع ہوگا۔ مغربی پاکستان سیکرٹریٹ میں چپراسیوں اور مختلف افسروں کے ساتھ ملحق اس قسم کے ملازمین کی تعداد میں کمی کر دی جائے گی۔ اس سکیم کے مطابق چیف سیکرٹری کے ساتھ ایک جمعدار اور چار چپراسیوں کی بجائے صرف ایک جمعدار رہے گا۔ ایڈیشنل چیف سیکرٹری کے پاس ایک جمعدار کے پاس تین چپراسیوں کی بجائے صرف ایک جمعدار رہے گا۔ ہر سیکرٹری، ایڈیشنل سیکرٹری اور جائنٹ سیکرٹری کے پاس ایک جمعدار اور دو چپراسیوں کی بجائے صرف ایک چپراسی رہے گا۔ ڈپٹی سیکرٹریوں کے پاس دو دو چپراسیوں کی بجائے کوئی چپراسی نہیں رہے گا۔ سیکشن میں جو ایک ایک چپراسی مقرر کیا جائے گا۔ وہ اس سے کام لیں گے۔

سکیم کے دوسرے مرحلے میں جو یکم دسمبر سے شروع ہوگا۔ ہرکاروں کی ایک مرکزی ایجنسی بنائی جائے گی۔ جس میں سیکرٹریٹ کے تمام محکموں کی ڈاک اکٹھی ہوگی اور پھر موٹر سائیکل سواروں کے ذریعہ یہ روانہ کر دی جائے گی اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ ڈاک جلد بھیجی جائے گی اور ہر محکمہ میں ڈاک لے جانے والے چپراسیوں کی تعداد میں بھی کمی ہو جائے گی۔ اس ایجنسی کے علاوہ ہر محکمہ کو صرف ایک ہرکارہ چپراسی دیا جائے گا۔ اس چپراسی کا کام اپنے محکمہ کی ڈاک ایجنسی تک پہنچانا ہوگا۔ اس سکیم سے متاثر ہونے والے ملازمین کو دوسرے دفاتر میں جگہ دینے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی

نئے چپراسیوں اور اسی معیار کے دوسرے ملازمین کی بھرتی پر تمام سرکاری دفاتر میں پابندی لگا دی گئی ہے تاکہ متاثر ہونے والوں کو ان آسامیوں پر لگایا جائے۔ اس کے علاوہ اسی معیار کی نئی آسامیاں قائم کرنے پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے۔ یہ پابندیاں اس وقت تک برقرار رہیں گی۔ جب تک یہ سکیم حکومت مغربی پاکستان کے تمام دفاتر میں اپنے تمام مراحل نہ طے کرے اور تمام فاضل عملہ کم کر دیا جائے۔

پابندیوں کے ساتھ نیم سرکاری محکموں یا اسی قسم کے اداروں مثلاً چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن اور واپڈا سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے دفاتر میں نکلنے والی نئی آسامیوں کو محفوظ رکھیں تاکہ سرکاری دفاتر کے زائد عملے کو جگہ مل سکے۔ سکیم کے پہلے مرحلہ سے ۲۰۸ ملازمین پر اثر پڑے گا جن میں ستر افراد کے لئے متبادل روزگار تلاش کیا جا چکا ہے۔ باقی ۱۳۸ ملازمین کے لئے بھی ایک ماہ کے اندر اندر روزگار تلاش کر لیا جائے گا۔ متعلقہ اشخاص کو اطلاع دے دی گئی ہے اور دو تین روز کے اندر نوٹس جاری کر دئیے جائیں گے۔

سکیم کے تیسرے اور چوتھے مرحلہ میں سیکرٹریٹ کے علاوہ تمام دفاتر میں سٹاف کی تعداد مناسب سطح پر لائی جائے گی۔ اس کے علاوہ ہرکاروں کی ایجنسیاں بھی قائم کی جائیں گی جو متعدد دفتروں کے گروپ کے لئے کام کریں گی۔ جن دفاتر میں یہ طریقہ ناقابل عمل ہوگا وہاں ڈسپیچ چپراسیوں کا موجودہ طریقہ ہی جاری رہے گا۔

تیسرے اور چوتھے مرحلے کی تفصیلات ابھی زیر ترتیب ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت موٹر سائیکلوں کی خرید کے لئے زرمبادلہ کی ضروریات اور سکیم کے نفاذ کے لئے فنڈ کی فراہمی پر بھی غور کر رہی ہے۔

اگر کوئی ملازم حکومت کی کوشش کے باوجود بھی متبادل جگہ نہ پا سکا تو اسے معاوضہ دیا جائیگا فیصلہ کیا گیا ہے کہ جو ملازم دوسرے دفاتر میں جگہ نہ پا سکیں انہیں ملازمت کی تنسیخ کی تاریخ سے وہ تمام چھٹی دی جائے گی جو بقایا ہو۔ مستحق ملازمین قواعد کے مطابق گریجوٹی اور پنشن کے بھی حقدار ہوں گے۔ ایسے ملازمین کو جن پر پنشن کے نئے قواعد کا اطلاق ہوتا ہے اور ان کی مدت ملازمت پانچ سال سے کم ہونے کے باعث وہ پنشن کے مستحق نہیں ہیں۔ انہیں خدمت کے ہر سال پر ایک مہینہ کی تنخواہ دی جائے گی انضمام سے قبل کے ملازمین اور ان کے خاندان کو سفر الاؤنس دیا جائے گا۔ یہ مراعات عارضی ملازمین کو بھی حاصل ہوں گی

کریم آغا خان نے کراچی میں اردو یونیورسٹی کا افتتاح کیا!

"یونیورسٹی قومی زبان، ثقافت اور روایات کو فروغ دے گی" (بابائے اردو)

کراچی ۴ اکتوبر۔ پرنس کریم آغا خان نے ایک رنگا رنگ تقریب میں پاکستان کی اردو یونیورسٹی کا افتتاح کیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں یہ توقع ظاہر کی کہ یہ یونیورسٹی قومی تعلیم کے پروگرام کے دائرہ میں رہتے ہوئے فروغ حاصل کرے گی۔

آغا خان نے کہا کہ کسی یونیورسٹی کی کامیابی کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ اس کی تعمیر سے پہلے ہر تفصیل طے کر لی جائے۔ اور مکمل منصوبہ بندی سے کام لیا جائے۔ آغا خان نے یہ توقع ظاہر کی کہ یونیورسٹی کیلئے مناسب جگہ کا انتظام باسانی ہو سکے گا۔ اور یہ یونیورسٹی اردو کی ترقی کے لئے وہی خدمات انجام دے سکے گی جو عثمانیہ یونیورسٹی نے انجام دی ہیں اس سے پہلے بابائے اردو مولوی عبد الحق نے اردو کے بہی خواہوں کو یقین دلایا کہ اردو یونیورسٹی ایک نمونہ ثابت ہوگی اور قومی زبان ثقافت اور روایات کے فروغ کا موجب ہوگی۔ تقریب میں خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ خاتون پاکستان نے اردو یونیورسٹی کے قیام پر متعلقین کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے اپنے پیغام میں کہا تھا آپ نے قائد اعظم اور قوم کی خواہش و کوشش پوری کر دی ہے میں آپکی کوششوں کی کامیابی کے لئے دعا کرتی ہوں"۔

وزیراعظم ہنگری کی تقریر شروع ہوتے ہی جنرل اسمبلی میں واک آؤٹ

کمیونسٹ چین کو اقوام متحدہ میں نمائندگی دینے کا مسئلہ ملتوی کر دیا گیا

نیویارک ۵ اکتوبر۔ کل رات جب جنرل اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر کاڈر وزیر اعظم ہنگری تقریر کرنے کے لئے اٹھے تو آدھے سے زیادہ ارکان اسمبلی واک آؤٹ کر گئے۔ مسٹر کاڈر نے اپنی تقریر میں کہا کہ اقوام متحدہ کو ہنگری کے داخلی امور میں مداخلت کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ آپ نے اس واقعہ کے خلاف احتجاج کیا کہ ہنگری کا معاملہ جنرل اسمبلی کے ایجنڈے میں شامل کر دیا گیا ہے۔

کل رات جنرل اسمبلی نے ارجنٹائن کی اس مفہوم کی تحریک منظور کر لی ہے کہ پانچ غیر جانبدار ملکوں نے صدر آئزن ہاور اور مسٹر خروشچیف کی ملاقات کے لئے جو تجویز پیش کی ہے اس پر غور ملتوی کر دیا جائے اور مسٹر منزز وزیر اعظم آسٹریلیا نے اس تجویز میں شامل کرنے کے لئے جس ترمیم کا نوٹس دیا ہے۔ اس تجویز کے ساتھ غور کیا جائے مسٹر منزز کی ترمیم کا مقصد یہ ہے کہ امریکہ روس فرانس اور برطانیہ کے سربراہوں کی کانفرنس منعقد کی جائے۔

کل رات چین کو اقوام متحدہ میں نمائندگی دینے کا مسئلہ ملتوی کر دیا گیا۔ یاد رہے رہبر کمیٹی امریکہ کی تحریک پر فیصلہ کر چکی ہے کہ چین کو اقوام متحدہ میں نمائندگی دینے کا سوال امسال پیش نہ کیا جائے۔ کل رات چیکوسلواکیہ، ہنگری، بھارت متحدہ عرب جمہوریہ، گھانا اور گنی کے نمائندوں نے اپنی تقریروں میں اس بات پر زور دیا تھا کہ چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنا لیا جائے۔

بھارتی نمائندے مسٹر کرشنا مینن نے اپنی تقریر میں اس امر پر زور دیا کہ چین سے متعلق رہبر کمیٹی کے فیصلے کو ایجنڈے میں شامل کرنے کے خلاف قرارداد منظور کی جائے۔ مسٹر مینن نے کہا کمیٹی کو ایسا فیصلہ کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں آپ نے تجویز پیش کی کہ اس سلسلے میں کمیٹی کی مذمت کی جائے۔ مسٹر مینن نے جنرل اسمبلی کے آئرصدر مسٹر بولینڈ پر بھی نکتہ چینی کی۔ جس نے کمیٹی کو امریکی قرارداد منظور کرنے کی اجازت دی تھی۔ مسٹر مینن نے کہا میری حکومت چین کے معاملہ میں اپنی پوزیشن واضح کرنا چاہتی ہے۔ آپ نے کہا

اگرچہ کمیونسٹ چین کی طرف سے سرحد پر بداعمالی کا ثبوت دیا گیا ہے پھر بھی میری حکومت یہ چاہتی ہے کہ چین کو اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل ہونی چاہیئے۔ آپ نے نیشنلسٹ چین کو خیمہ بردار قرار دیا اور کہا نیشنلسٹ چین کو جو نشست حاصل ہے وہ کمیونسٹ چین کو ملنی چاہیئے۔

دریں اثنا مسٹر خروشیف نے پھر مطالبہ کیا ہے کہ صدر آئزن ہاور کو یو ٹو نامی طیارے کے واقعہ کے سلسلے میں روس سے معذرت کرنی چاہیئے آپ نے کہا میری اور صدر آئزن ہاور کی ملاقات کے لئے یہ شرط ہے کہ صدر امریکہ اس طیارے کے واقعہ کے سلسلہ میں معافی مانگیں۔ مسٹر خروشیف نے اپنے اس مطالبے کا ذکر انڈونیشیا، بھارت متحدہ عرب جمہوریہ یوگوسلاویہ اور گھانا کے وفود کے خط کے جواب دیتے ہوئے کیا ہے۔ یاد رہے ان پانچوں ملکوں کی طرف سے جنرل اسمبلی میں قرارداد پیش کی گئی ہے کہ صدر آئزن ہاور اور مسٹر خروشیف کو ملاقات کر کے عالمی کشیدگی رفع کرنی چاہیئے۔

مسٹر خروشیف نے اپنے خط میں لکھا ہے میرا اب بھی یہ خیال ہے کہ موجودہ بگڑی ہوئی صورت حال کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ لیکن صورت حال کی اصلاح سے پیشتر واضح طور پر تسلیم کرنا چاہیئے کہ حالات بگاڑنے کا موجب کیا چیز تھی۔ مسٹر خروشیف نے الزام عاید کیا کہ امریکہ نے "بے مثال غدارانہ اقدام" کی بنا پر حالات بگاڑے ہیں۔ اس نے روس کو اپنے جارحانہ اقدام کی وجہ سے مشتعل کرنے کی کوشش کی ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ امریکہ اس کا اعتراف کرے۔

دعوت ولیمہ

مورخہ ۴ر اکتوبر ۱۹۶۰ء کی شام کو حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے اپنے چھوٹے صاحبزادے مبارک احمد صاحب بقاپوری فورمین سنٹرل ایجنسی لمیٹڈ کراچی کی دعوت ولیمہ کا اہتمام فرمایا جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد، بعض صحابہ کرام، صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان اور بعض دیگر احباب نے شرکت کی۔ مبارک احمد صاحب بقاپوری کی شادی صالحہ نسیمہ صاحبہ بنت محترم جناب حکیم یوسف علی صاحب لاہور کے ہمراہ مورخہ ۳ر اکتوبر ۱۹۶۰ء بروز دوشنبہ ہوئی تھی۔

دعوت طعام کے اختتام پر حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

احمدیہ مشنریز کلب کا ہفتہ وار اجلاس

مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب ایم اے اور مکرم خلیفہ صلاح الدین صاحب کے لیکچر

ربوہ۔ مورخہ ۲ر اکتوبر بروز اتوار احمدیہ مشنریز کلب کا ہفتہ وار اجلاس مکرم چوہدری بشیر صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر کی زیر صدارت کمیٹی روم تحریک جدید میں منعقد ہوا۔ پہلے مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب نے "ہجرت" کے موضوع پر انگریزی زبان میں تقریر کی بعد ازاں مکرم خلیفہ صلاح الدین صاحب نے History of [illegible] کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا۔ ہر دو تقاریر کے بعد سوالات کا موقع بھی دیا گیا۔

ہندوستان کیلئے سوئی گیس

کراچی ۵ر اکتوبر وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے کہا ہے کہ ہم ہندوستان کو سوئی گیس مہیا کرنے کا وعدہ پورا کریں گے۔ آپ نے کہا کہ سوئی گیس سے (ایندھن کے طور پر کام آنے کے علاوہ) پانچ قسم کا کپڑا بھی تیار ہو سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں ماہرین دانوں کی تجاویز زیر غور ہیں +

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴